کمزور نظر والے کا امامت کروانا

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3560

تاریخ اجراء: 13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرے اندر امامت کی تمام شرائط پوری ہیں، لیکن میری نظر کمزور ہے، تو کیا میں امامت کروا سکتا ہوں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر آپ میں امامت کی تمام شرائط ولوازمات موجود ہیں، تو آپ امامت کرواسکتے ہیں، محض نظر کمزور ہونے کی وجہ سے امامت کروانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، بلکہ فقہائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نابینا ہو، اسے بالکل نظر نہ آتا ہو اور امامت کا اہل ہو، تو اس کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے، لیکن چونکہ عام طور پر نابینا شخص پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی خود قبلہ کی سمت معلوم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ ان امور میں دوسروں کا محتاج ہوتا ہے، اس لئے اس کے متعلق فرمایا کہ اگر اس سے بڑھ کر یا اس کے برابر طہارت و نماز کے مسائل کا علم رکھنے والا بینا (آنکھوں والا) شخص موجود ہو، جو امامت کا اہل ہو، تو نابینا شخص کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے یعنی جائز تو ہے، البتہ بچنا بہتر ہے، جبکہ اگر نابینا میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور وہاں اس سے زیادہ مسائل نماز و طہارت جاننے والا اور صحیح قراءت کرنے والا کوئی اور موجود نہیں، تو اس کا امامت کرانا بلا کراہت جائز ہے، بلکہ اسے ہی امام بنانا بہتر ہے، یہ تفصیل تو نابینا کے متعلق ہے، جس کی نظر موجود ہو، اگرچہ کمزور ہو، تو عموماً ایسا شخص پاکی کا خیال رکھنے اور سمتِ قبلہ کے معاملے میں کسی غیر کا محتاج نہیں ہوتا، تو اس کے حق میں اس لحاظ سے مکروہ تنزیہی والی صورت بھی نہیں ہوگی۔

تنویر الابصار میں ہے: ”(یکرہ) تنزیھا (امامۃ عبد) ۔۔۔ (واعمیٰ)“ ترجمہ: غلام ۔۔۔ اور اندھے کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر، ج 1، ص 559-560، دار الفکر، بیروت)

علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ اس مسئلے کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”لانہ لا یری النجاسۃ لیتحرز عنھا وقد ینحرف عن القبلۃ“ ترجمہ: نابینا کے پیچھے نماز اس لئے مکروہ ہے کہ وہ نجاست نہیں دیکھ سکتا کہ اُس سے

بچ سکے اور کبھی کبھار تو قبلے ہی سے منحرف ہو جاتا ہے۔(حلبی کبیری، ص443، مطبوعہ، کوئٹہ)

صدر الشریعۃ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"نابینا کی امامت مکروہِ تنزیہی ہے، جبکہ دوسرے لوگ مسائل طہارت و نماز میں اس سے زائد یا اس کے برابر ہوں اور اگر سب سے زائد یہی علم رکھتا ہو، تو اس کی امامت میں اصلاً کراہت نہیں، بلکہ اس صورت میں اسی کو امام بنانا بہتر ہے۔"(فتاوی امجدیہ، ج1، ص107، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net